Chapter 91 **سورة الشّمس** The sun

آیات 15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا ۙ﴿۱﴾

1- سورج کا وجود اس حقیقت پر گواہی دے رہا ہے اور اس کی روشنی بھی اس حقیقت پر گواہی دے رہی ہے،

وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰٮهَا ۙ﴿۲﴾

2- (سورج کے بعد) جب چاند اس کے پیچھے آتا ہے (یعنی جب سورج کی روشنی چاند کی چاندنی بن کر رات کے اندھیرے میں نمایاں ہوتی ہے '10:5) تو وہ بھی اس حقیقت پر گواہ ہے'

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰٮهَا ۙ﴿۳﴾

3- (اور) دن جب اپنے جلوے کے ساتھ آتا ہے تو وہ بھی اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے،

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰٮهَا ۙ﴿۴﴾

4- (اور) رات جو اپنی تاریکی کی چادر میں ڈھانپ لینے والی ہے تو وہ بھی اس حقیقت کی گواہی دے رہی ہے،

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰٮهَا ۙ﴿۵﴾

5- (اور) آسمان بھی اس حقیقت کی گواہی دے رہا ہے اور (وہ عناصر) جن سے اسے بنایا گیا ہے وہ بھی گواہی دے رہے ہیں،

وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰٮهَا ۙ﴿۶﴾

6- (اور) زمین بھی اس حقیقت پر شاہد ہے اور (وہ قوت) جس نے اسے پھیلا رکھا ہے، وہ بھی اس حقیقت پر شاہد ہے،

وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰٮهَا ۙ﴿۷﴾

7- (اور) بذاتِ خود انسان کی شخصیت اس حقیقت پر گواہی دے رہی ہے اور (وہ طریق و مراحل) جن سے اسے انتہائی توازن و درستگی میں لایا گیا وہ بھی اس حقیقت کی گواہی دے رہے ہیں،

فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰٮهَا ۙ﴿۸﴾

8-(کہ جیسے ان پر اللہ کے قوانین طاری ہیں اور وہ ان کے مطابق ہی سرگرمِ عمل ہیں، اسی طرح انسان پر بھی اللہ کے احکام وقوانین طاری ہیں جن کے مطابق اسے سرگرمِ عمل رہنا چاہیے)۔ لہٰذا، اس کے اندر (یعنی انسان میں بگڑنے اور بننے کی صلاحیت رکھ دی گئی ہے۔ اگر وہ چاہے تو) اللہ کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی کرتا ہوا اپنی ذات کو انتشار کا شکار ہونے دے (فجور)۔ (اور اگر چاہے تو) ان سے یعنی اللہ کے احکام وقوانین سے ہم آہنگ ہو کر اپنی ذات کی حفاظت کرلے (تقویٰ)،

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩

9-چنانچہ تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے (کہ جس انسان نے) اپنے نفس کی نشوونما کرلی (یعنی اپنی شخصیت کی نشوونما کرلی) تو وہ کامیاب وکامران ہو گیا۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠

10-اور یہ بھی تحقیق کر کے دیکھ لو تو اِسی نتیجے پر پہنچو گے کہ جس نے اسے (یعنی اپنے نفس کو) مٹی میں ملا دیا یعنی اُس کی نشوونما نہ کر کے اُسے ذلیل وخوار کئے رکھا تو وہ بے ثمر و نامراد ہو جائے گا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝١١

11-(اِس حقیقت پر عذاب یافتہ قوموں کی سرگزشت کے حقائق بھی گواہ ہیں۔ مثال کے طور پر) قومِ ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (نفس کی نشوونما والے قانون کو) جھٹلا دیا (یعنی بجائے اپنی ذات کی نشوونما کرنے کے انہوں نے انسانیت کی قدروں کی حدوں کو توڑ کر اپنی ذات کو مفادات تلے دبا دیا تھا)۔

(نوٹ: قومِ ثمود کی داستان یوں ہے کہ اُس کے طاقتور سرداروں نے پانی کے چشموں اور ذرائع معاش پر قبضہ کر رکھا تھا اور وہ کمزوروں کی اُن تک بہت کم رسائی ہونے دیتے تھے۔ حضرت صالحؑ کو اُن میں رسول کی حیثیت سے بھیجا گیا۔ اُس نے انہیں اللہ کی تنبیہہ سُنائی کہ پانی کے چشمے آزاد کردو اور امتحان کے لئے اُن کی اونٹنی کے لئے ایک دن مخصوص ہوگا تاکہ صرف وہی چشمے پر پانی پیئے۔ دیکھنا یہ تھا کہ اگر جانور کے لئے چشمہ کُھل گیا تو کمزوروں کے لئے بھی کھل جائے گا۔ لیکن سرداروں سے یہ برداشت نہ ہوا اور انہوں نے اونٹنی کو مارنے کی سازش کر ڈالی)۔

12-پھر یوں ہوا! کہ اُن کا ہی ایک شریر وسرکش آدمی اُٹھ کھڑا ہوا۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣

13-لیکن اللہ کے رسول نے اُن سے کہا! کہ یہ اللہ کی اونٹنی ہے اِس لئے اِس کے پانی پینے کی باری (میں رکاوٹ نہ

بنا)۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۖ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾

14- مگرانہوں نے اُس کی بات کو جھوٹا قرار دے دیا اور پھر اونٹنی کی خون کی رگیں کاٹ ڈالیں یعنی اُسے مار ڈالا۔ (اُن کی اِس روش کا نتیجہ یہ نکلا کہ) اُن کے رب نے یعنی اُن کے نشو ونما دینے والے نے اُن کو تہس نہس کر کے زمین کے ساتھ ہموار کر کے رکھ دیا (یعنی انہیں پیس کر خاکِ راہ گزر بنا دیا گیا)۔

ع 1 15/16 وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

15- اور وہ (یعنی اللہ تو ویسے ہی) اُن کے انجام سے لاخوف ہے (یعنی اللہ کو اُن کی ہلاکت کی کوئی پروا نہیں کیونکہ اُن پر اللہ نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے رہے یعنی انہوں نے اپنے نفسوں کی کوئی نشو ونما نہ کی اِس لئے وہ تباہ و برباد ہو گئے، 3/117)۔